وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں)

اِس آیت اور اگلی آیت میں بیوہ عورت کی بات ہے۔ يُتَوَفَّوْنَ یہ مضارع مجہول ہے۔ اسکا مطلب جو فوت کیے جائے۔ وفات کا مطلب قبض کر لینا، پورا پورا قبضے میں لے لینا۔
اللہ کے حکم سے فرشتے روحوں کو قبض کر لیتے ہیں۔ یہاں کہا جا رہا ہے کہ تم میں سے جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں اور پیچھے اَزْوَاج چھوڑتے ہیں۔ عربی زبان میں میاں اور بیوی دونوں کو زوج کہا جاتا ہے۔ جسکی جمع اَزْوَاج ہے۔ کچھ لوگ بیوی کے لیے زوجہ لفظ کا استعمال کرتے ہیں وہ فصیح عربی نہیں ہے۔ بحرحال

بیوہ عورت اپنے آپکو روک کر رکھے گی۔ کن چیزوں سے اپنے آپکو روک کر رکھے گی؟
1) زیب و زینت کرنے سے 2) خوشبو لگانے سے 3) عدت کے مقام سے کسی اور جگہ جانے سے
4) دوسرا نکاح کرنے سے 5) اپنے دوسرے نکاح کی بات چیت کرنے سے
اِس آیت میں کہا گیا کہ بیوہ اپنے آپکو روک کر رکھے گی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورت چاہتی ہے کہ وہ نکاح کرے۔ وہ شوہر کے بغیر زندگی نہیں گزارنا چاہتی۔ ویسے بھی شریعت نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ چاہے تو دوسری شادی کر سکتی ہے۔ اسلیے کسی اور کو یہ حق نہیں ملتا کہ وہ بیوہ کو دوسری شادی کرنے سے روکے۔ اور اگر بیوہ دوسری شادی نہیں کرنا چاہتی تو اسے شادی کرنے کے لیے مجبور نہ کیا جائے۔

بیوہ عورت کی عدت: بتایا گیا کہ بیوہ عورت کی عدت چار مہینے دس دن ہیں۔ یہ عدت تمام بیوہ عورت کی ہے۔ چاہے اس عورت کی رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ چاہے اسے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو یعنی چھوٹی ہو (Immature ہو) یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض بند ہو گیا ہو تب بھی یہی عدت ہوگی۔ ہاں! ایک عورت اِس سے مستثنیٰ ہے جسکی عدت چار مہینے دس دن نہیں ہوگی۔ وہ حاملہ (Pregnant) عورت ہے۔ اسکی عدت وضع حمل (Delivery) تک ہے۔ حاملہ عورت کے بارے میں علماء نے کہا کہ اگر شوہر فوت ہو گیا اور اسکی میت کو غسل دینے سے پہلے بیوی کو وضع حمل ہو گیا تو وہ تدفین سے پہلے بھی کسی اور مرد سے شادی کر سکتی ہے۔ اور اگر وضع حمل 9 مہینے بعد ہوا تو اسکی عدت 9 مہینے ہوگی۔

بیوہ حاملہ عورت کی عدت:-

بخاری:- سُبَیْعَہ اَسْلَمِیَّہ رضی اللہ عنہا کے شوہر سعد بن خولہ جب فوت ہو گئے تب وہ حاملہ تھی۔ انکے وفات کے کچھ ہی دیر بعد انھوں نے بچے کو جنم دے دیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہو گئی تو نکاح کا پیغام دینے والوں کے لیے بناؤ سنگار کیا۔ تو انکے پاس ابو سَنابِل بن بَعْکَک آئے۔ اور کہنے لگے "میں تمہیں بنی سنوری ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ شاید نکاح کرنا چاہتی ہو۔ اللہ کی قسم! تم چار مہینے دس دن (کی عدت) گزارے بغیر نکاح نہیں کر سکتی"۔ سُبَیْعَہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب انھوں نے مجھ سے اسطرح کی بات کہی تو میں نے شام کے وقت کپڑے بدلے اور رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور آپ ﷺ سے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ یہ دیا کہ بچے کو جنم دینے کے بعد تم حلال ہو گئی ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو نکاح کر سکتی ہو۔
اِسی طرح سورۃ الطلاق : 4 میں ہے کہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔

بیوہ حاملہ عورت کے علاوہ باقی سارے بیوہ عورتوں کے سوگ منانے کی مدت:-

بخاری:- ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اسکے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی (کی وفات) کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے سوا شوہر کے کہ اسکے لیے چار مہینے دس دن ہیں۔

بخاری:- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ہمیں کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کر دیا گیا سوائے شوہر کے جس پر چار مہینے دس دن سوگ منانے کا حکم تھا۔ اور حکم یہ تھا کہ ان (عدت کے) دنوں میں نہ ہم سرمہ لگائیں اور نہ خوشبو۔ نہ ہی رنگے ہوئے کپڑے پہنیں الا یہ کہ انکی بناوٹ ہی رنگین دھاگے کی ہو۔ البتہ یہ اجازت تھی کہ ہم میں سے کوئی جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو کُسْتِ اَظْفَار (ایک قسم کی خوشبو) لگائے۔ اور ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے بھی منع کر دیا گیا تھا۔

بخاری:- ایک عورت رسول ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ "میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا اور اب اسکی آنکھیں درد ہو رہی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں"۔ پھر اس عورت نے دوسری بار یہی سوال کیا تو بھی آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں"۔ پھر تیسری بار آپ ﷺ سے یہی سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے نفی میں ہی جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ "اسلام میں تو عدت اور سوگ کا زمانہ صرف چار مہینے دس دن ہے جبکہ جاہلیت میں تو یہ عدت پورا ایک سال تھی۔ اور سال گزرنے کے بعد عورت اونٹ کی مینگنی (Globule of dung) پھینکتی تھی (جب کہیں عدت سے باہر ہوتی تھی)۔

بخاری:- حُمَیْد (راوی) نے زینب بنت ام سلمہ سے پوچھا کہ یہ "اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا کیا قصہ ہے؟ زینب نے کہا "جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جس عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک تنگ و تاریک جھونپڑے میں جا بیٹھتی۔ بُرے سے بُرا لباس پہنتی۔ اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ پورا سال اسی طرح گزار دیتی۔ سال گزرنے پر اسکے پاس کوئی جانور مثلاً گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ لاتے اور وہ عدت سے باہر آنے کے لیے اس پر ہاتھ پھیرتی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرے اور وہ نہ مرے۔ اسکے بعد اسے اونٹ کی مینگنی دی جاتی، جسے وہ اپنے سامنے پھینک دیتی۔ (یہ گویا اسکی عدت پوری ہونے کی علامت ہوتی تھی)۔ اسکے بعد ہی وہ خوشبو وغیرہ لگا سکتی تھی۔

اِسی طرح بخاری کی حدیثوں میں آتا ہے کہ جب ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا بن جحش کے بھائی کا انتقال ہوا اور ام حَبِیْبَہ رضی اللہ عنہا کے والد ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو دونوں نے تین دن بعد خوشبو لگایا اور کہا کہ "مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اسکے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوا شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار مہینے دس دن کا ہے۔

بیوہ کے عدت کی کچھ حکمتیں:-
1) یہ تقریباً 17 ہفتے اور 3 دن بنتے ہے۔ تقریباً 130 دن ہوگے۔ حمل کا جو سولہواں (16th) ہفتہ ہوتا ہے اسکے اختتام پر بچہ ماں کے پیٹ میں ہلنا جلنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر ڈیڑھ ہفتہ (تقریباً 12 دن) اور بڑھا لیا جائے یعنی سترہ (17) ہفتے اور 3 دن تو اس سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو جائیگی کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں۔ اِس سے آنے والے بچے کا نسب محفوظ رہیگا۔ ویسے آجکل ایک دو دنوں میں بھی پتہ کر سکتے ہیں کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں۔ لیکن آج بھی کئی جگہ ایسے ہیں جہاں یہ سہولت بھی نہیں ہیں۔ ویسے بھی دین صرف آج کے زمانے کے لیے ہی نہیں بلکہ پچھلے زمانے کے لوگوں کے لیے بھی تھا اور قیامت تک کے لیے ہے۔ زمانہ بدلتے رہیگا لیکن دین نہیں بدلے گا۔ واللہ اعلم
2) شوہر کی وفات عورت کے لیے ایک بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ صدمے کے اثرات دور کرنے کے لیے ایک وقت چاہیے ہوتا ہے۔ صدمے سے اسے نکلنے دیا جائے۔ اس سے پہلے کوئی اسے نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔ اگر عدت سے پہلے اسکا نکاح کیا گیا تو وہ پچھلے غم کو یاد کریگی۔ اسکا دل و دماغ کسی اور (فوت شدہ شوہر) کی طرف ہوگا اور کسی اور کے ساتھ رہ رہی ہوگی۔ یہ دوسرے شوہر پر زیادتی ہے اور بیوہ کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔
3) بعض اوقات شوہر کے فوت ہونے کے بعد عورت پر مادی بوجھ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً شوہر کا کوئی کاروبار یا کوئی نوکری تھی تو وہ اسکے سارے مالی معاملات کا بوجھ عموماً بیوی کو دیکھنا ہوتا ہے خاص تر اگر بچے بڑے نہ ہو تو۔ جیسے بینک اکاونٹ میں کیا ہے؟ کون کون سی جائیداد (Property) ہے؟ اگر شوہر نے کسی سے قرضہ لیا تھا اسکی ادائیگی کرنا۔ ان سارے معاملات کو حل کرنا ہوگا۔ پھر ساتھ ہی وراثت کی تقسیم کا مسئلہ۔ ان سارے معاملات کے لیے ایک وقت چاہیے ہوتا ہے۔ اسلیے انسان پہلے ایک فریضے کو پوری طرح سنبھالے۔ اسکے بعد کوئی اور ذمہ داری کو اٹھائے۔
4) حاملہ بیوہ کی عدت وضع حمل تک اسلیے ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس بچے میں ایک امید نظر آنے لگتی ہے۔ ویسے بھی بچے کے ساتھ رہ کر غم کم ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے چھوٹے بچے کے ساتھ مصروف ہو جاتی ہے۔
5) عدت میں تین چیزوں سے منع کیا گیا ہے: زیب و زینت، نکاح اور گھر سے نکلنے سے روکا گیا ہے۔
زیب و زینت کرنے سے منع کیا گیا ہے: بیوہ پر لوگ شک کرنے لگتے ہیں۔ لوگوں کی نظر بھی اس پر ہوتی ہے۔ وہ اِس مشکل میں نہ پڑے۔ وہ عزت سے رہ سکے۔
نکاح اور گھر سے نکلنے سے منع کیا گیا ہے: عورت کو سکون کے ساتھ ایک جگہ رہ کر یکسوئی کے ساتھ سوچنے سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ گھر سے باہر اگر وہ نہ جائے تو نکاح کا پیغام آنے کے امکان کم ہوتے ہیں۔
6) عورت اسی گھر میں عدت گذارے کیونکہ اسے اس گھر سے ایک خاص لگاؤ ہوتا ہے۔ اس نے وہاں اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کی ہوتی ہے۔ وہ اپنے شوہر کے گھر میں Comfortable (آرام دہ) محسوس کرتی ہے جس عورت کا شوہر دنیا سے چلا گیا اس صدمے والی عورت کو اگر کہا جائے کہ تم شوہر کے گھر کو چھوڑ کر چلی جاؤ تو یہ اسکے لیے دوہرے صدمے کے برابر ہے۔ اسے عورت کو روک کر اسکے حق کی حفاظت کی گئی۔ یہ اس پر کوئی ظلم نہیں ہے۔
7) اِسی طرح وراثت کی تقسیم میں جو بیوہ کا حق ہے وہ بھی اسے دلانے کے لیے وقت چاہیے ہوتا ہے۔ اور بھی اسکے کئی حکمتیں ہیں۔ حکمتیں ہمیں نہ بھی سمجھ آئے پھر بھی اللہ کا حکم ہے اسلیے اس پر عمل کرنا ہوگا۔
ابوداؤد:- نبی ﷺ نے فُرَیْعَہ رضی اللہ عنہا بنت مالک کو فرمایا تھا "تم اسی گھر میں رہو جس گھر میں تمہیں شوہر کے فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی حتیٰ کہ عدت ختم ہو جائے"۔ فُرَیْعَہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا "چنانچہ میں نے اسی گھر میں چار مہینے 10 دن کی عدت گذاری تھی"۔ انھیں عدت گذارنے میکے جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔

کیا بیوہ عورت عدت کے دوران بالکل گھر سے باہر نہیں نکل سکتی؟
اکثر لوگوں کا سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا بیوہ عورت گھر سے بالکل بھی باہر نہیں نکلے گی۔ حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ انھیں ضروریات کے لیے گھر سے نکلنے کی اجازت دی گئی تھی لیکن رات وہ اسی گھر میں گزارے۔
ضروریات میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں؟
1) وہ بیمار ہے اسلیے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔
2) عدالت کے کچھ معاملات ایسے آتے ہیں جس میں اسے خود ہی پیش ہونا ہوتا ہے۔
3) اگر بچے چھوٹے ہیں اور اسکے گھر کی ضروریات کا سامان کوئی لانے والا نہیں ہیں تو وہ خود بازار جا کر لا سکتی ہے۔
4) بچوں کو اسکول سے لانے اور لے جانے اگر کوئی نہیں ہے تو وہ یہ کام بھی کر سکتی ہے۔
5) اگر گھر میں کوئی بھی کمانے والا نہیں اور اسکے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے کہ وہ چار یا پانچ مہینے اس میں گذارا کر سکے تو حدود میں رہ کر وہ کام کے لیے جا سکتی ہے۔
6) اگر وہ طالبہ (Student) ہے اور اسکے امتحان چل رہے ہو تو وہ امتحان کے لیے جا سکتی ہے اِسی طرح اگر وہ استاذہ ہے تو درس دینے جائیگی ورنہ بہت سارے شاگردوں کا نقصان ہوگا۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
(پھر جب انکی عدت پوری ہو جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس معاملے میں جو وہ [بیوہ] اپنے بارے میں معروف طریقے سے کرے)

جاہلیت کے زمانے میں جب عورت بیوہ ہو جاتی تو جبراً اسے وراثت کی طرح تقسیم کیا جاتا۔ کبھی دیور اس سے زبردستی شادی کرتا اور مہر بھی نہیں دیتا۔ وہ کہتا کہ میرے بھائی نے تمہیں مہر دیا تھا تو اب مجھے مہر دینے کی ضرورت نہیں۔ کبھی کبھار سسر ہی اسے اپنا بنا لیتا۔ یا کبھی اسے اپنا غلام بنا کر رکھ لیتا۔ شوہر کے فوت ہونے کے بعد بھی اسے شوہر کے گھر میں ہی رہنا پڑتا۔ کوئی بھی اسے اپنی ملکیت سمجھ لیتا۔ اسطرح کے کئی ظلم بیوہ پر ہوتے تھے تو اسلام نے ان ظلم و ستم کو ختم کر دیا۔ اسے اختیار دیا گیا کہ جو بھی اپنے بھلائی کے لیے وہ فیصلہ کرے اسکی اسے اجازت ہے۔ چاہے تو عدت کے بعد وہ میکے جائے یا دوسری شادی کر لے۔ اگر جائز طریقے پر وہ جو کچھ کرتی ہے تو کوئی اسے نہ روکے۔
بیوہ عورتیں ہر معاشرے میں مظلوم رہی ہیں:
1) ہندوستان میں بیوہ عورتوں کو شوہر کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔
2) انھیں منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اسے کسی پروگرام میں شریک نہیں ہونے دیا جاتا۔
3) اسے کسی جگہ بھیج دیا جاتا ہے جہاں وہ زندگی بھر داسی بن کر رہتی ہے۔

اور بھی کئی خرافات ہوتے تھے۔ تو اللہ نے بیوہ عورت کے حقوق کی بھی حفاظت کی اور زیادہ سے زیادہ 4 مہینے 10 دن ہی کی عدت رکھی۔ یہ کوئی ظلم نہیں بلکہ بیوہ عورت کے فائدوں کے لیے یہ عدت رکھی گئی۔ وہ ضرورت کے وقت گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔ غسل کر سکتی ہے۔ کنگھی کر سکتی ہے۔ حالانکہ جاہلیت میں اسکی اجازت نہیں تھی۔ اللہ کا احسان ہے کہ اسطرح کے بوجھ اللہ ﷻ نے بیوہ عورتوں پر نہیں ڈالے۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (اور اللہ تمہارے ہر عمل سے خوب خبردار ہے جو تم کرتے ہو)

اللہ نے بیوہ عورت اور اسکے ولی کو بھی کہا کہ جو بھی کچھ تم عمل کر رہے ہو اس کی اللہ کو خوب خبر ہے۔ جو تمہارے دلوں میں وسوسے بھی آتے ہیں اسکی بھی اللہ کو خبر ہے۔ اور لوگ بھی بیوہ کے بارے میں جو کچھ باتیں بناتے ہیں یا اس پر شک کرتے ہیں اسکی بھی اللہ خوب خبر رکھتا ہے۔